رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقا پوری

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ ۲ / ۱

جلد ۴ | ۱۴ نبوت ۱۳۳۴ھش ۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ ۱۴ نومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴

اسلام — ایک مغربی نظریہ

نوشتہ مسٹر جیمس۔ اے۔ مائکنر

رسالہ ریڈرز ڈائیجسٹ (Reader's Digest) ماہ جون میں عنوان بالا سے اسلام کے متعلق ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت کر کے قارئین بدر کے مطالعہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

جناب پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی "تاریخ عالم" میں بجا طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ سولھویں صدی میں مغرب کے غلبہ کا دریا مشرق کی طرف بہنا شروع ہو گیا۔ شروع شروع میں اس کا بہاؤ قطروں کی شکل میں تھا۔ لیکن آخر میں یہ بڑھتا ہوا ایک عظیم الشان دریا بن گیا"

دریا کے اس بہاؤ اور اس کے انجام کے متعلق جو مغرب سے مشرق کی طرف شروع ہوا۔ جبکہ مغربی اقوام اپنی تہذیب و تمدن اور مذہب کو مشرقی ممالک پر پوری جد و جہد اور تحکم سے ٹھونسنے لگیں۔ اور اہل مشرق بالخصوص اسلام دن بدن کمزور اور مغلوب ہوتا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا بحر زخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح پل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا"
(تذکرہ ۱۹۴۴ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی بتائی ہوئی خبر کے مطابق دریا کے بہاؤ کا رخ بدلنے لگا ہے۔ مغربی طاقتیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اور مشرقی ممالک میں ان کی نوآبادیاں اور مقبوضات ایک ایک کر کے ان کے قبضہ اقتدار سے نکل رہے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے صلیبی مذہب ہر میدان میں احمدیت کی مقابلہ کے سامنے پسپا ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ بڑی شان سے پورے ہو رہے ہیں۔ کہ ؎

اِنَّ الصَّلِيْبَ سَيُكْسَرُ وَيُدَقُّ دَقًّا جَاءَ الْحَيَاءُ وَزَهَقَ وَقْتُ الْاٰثِمِ

وہ غرور اور تکبر جو مغربی اقوام کو غلبہ اور تفوق کی وجہ سے یورپین مفکروں کے دماغوں میں سمایا ہوا تھا۔ اور جس کی وجہ سے وہ اہل مشرق بالخصوص اسلام کے متعلق منصفانہ غور اور رائے زنی نہ کر سکتے تھے۔ اب آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوبیاں ان کے سامنے آ رہی ہیں۔ گویا ؎ آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں۔

زیر نظر مضمون کے مطالعہ سے یہ بات بھی نمایاں طور پر سامنے آتی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے محققین کو اسلام کے اس نقطۂ نگاہ نے اپیل کیا ہے۔ جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور وہ مسائل جو احمدیت کے مخالفین نے غلط طور پر اسلام کی طرف منسوب کر کے لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ اور ان کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ کے ساتھ بحث و جدال کا سلسلہ جاری رکھا۔ موجودہ زمانہ کے منصف مزاج اور تحقیق پسند مفکرین کے نزدیک بھی قابل اعتراض اور اسلام کو خواہ مخواہ بدنام کرنے والے ہیں۔ اور اسلام کا احیاء اسی امر سے وابستہ ہے کہ مجدد دوراں اور مصلح زمان کے بیان کردہ اصول و دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

آخر میں چند الفاظ ہندوستان کے مفکرین اور نیتاؤں کی توجہ کے لئے بھی تحریر ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ بہت جلد اسلام دنیا میں اپنی سابقہ عظمت و شان کو حاصل کرے۔ اور اس عظیم الشان مذہب کے خلاف پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں۔ اہل مغرب اتنی دور سے اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن ہندوستان کی درسی کتب میں ابھی تک اسلام کے متعلق ناپسندیدہ اور خلاف حقیقت الزامات تحریر کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کے اندر ساڑھے تین کروڑ مسلمان ہیں۔ اس ملک کا ایک ہزار سال سے اسلام سے گہرا تعلق چلا آتا ہے۔ اور اب بھی ہمارا ملک چاروں طرف سے اسلامی ممالک اور علاقوں سے ملا ہوا ہے۔ پس کیا ہمارے غیر مسلم لیڈروں اور عوام کا یہ فرض نہیں کہ وہ اس عالمگیر مذہب پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

خاکسار برکات احمد راجیکی قادیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ۔ ۵ر نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ "طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

۵ر نومبر۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چند دنوں کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے۔ اس عرصہ میں ربوہ کے لئے مقامی امیر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

لاہور۔ ۶ر نومبر۔ کل ۵ بجے شام بوقت ۱۲½ بجے حضور لاہور پہنچے۔ کل سے لیکر آج ۵ بجے شام تک لاہور کے سات بڑے بڑے ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا۔ ان میں eye specialists بھی شامل ہیں۔ معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے حضور کی صحت کے متعلق تسلی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ۔

لاہور۔ ۷ر نومبر۔ از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ) حضور کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے آج مورخہ ۷ر نومبر کو بھی تین ڈاکٹر صاحبان نے حضور کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کافی دیر اور بڑی دلچسپی سے معائنہ کرنے کے بعد تسلی بخش رائے کا اظہار کیا۔ احباب جماعت اپنے محبوب آقا کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (الفضل)

اسلام — ایک مغربی نظریہ

"موجودہ زمانہ کے مضبوط ترین حقائق میں سے ایک یہ امر ہے۔ کہ مذہب اسلام کے متعلق جو کئی اعتبار سے عیسائیت اور یہودیت کے مطابق ہے یورپ اور امریکہ میں بہت زیادہ افسوسناک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ چونکہ اس وقت روئے زمین پر تخمیناً ۳۵ کروڑ مسلمان بستے ہیں۔ اور فوجی اعتبار سے بہت سے اہم علاقوں پر ان کا قبضہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم زیادہ بہتر طور پر ان کو سمجھیں۔

لیکن ذرا اس واقعہ کے متعلق غور کرو جو ایک ممتاز مسلمان کے متعلق جو امریکہ میں بطور زائر کے پہنچا تھوڑا عرصہ پیشتر وقوع میں آیا اور اس ہتک آمیز سلوک کا اندازہ کرو جو بلا ارادہ اس کے ساتھ روا رکھا گیا۔

اس کو نیویارک کے ایک گرجا میں اچھی کاری کا کام دکھایا گیا۔ اور کہا گیا کہ دیکھئے ہم آپ کے نبی کے بھی قدر دان ہیں۔ لیکن پچی کاری کے اس مرقع میں حضرت مسیح۔ حضرت موسیٰ اور جہاتما بدھ کو تو انسانی روحوں کو دلائل اور نور سے تلاش کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار کے ساتھ تبدیلیٔ مذہب یا موت پیش کرتے ہوئے دکھایا گیا۔

بعد ازاں اس معزز مسلمان نے ایک فلم دیکھی جس میں بہادر اور مقدس مسیحی مجاہدوں کو عیسائیوں کے شہر یروشلم پر قبضہ کرنے کے لئے ذلیل اور پست ہمت مسلمانوں سے لڑتے ہوئے ظاہر کیا گیا۔ اس میں مسیحی مجاہد تعلیم یافتہ اور حساس اور ان کے مقابل پر مسلمان وحشی دکھائے گئے۔

ایک اخبار نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سینے کے تابوت کے متعلق تفصیل شائع کی۔ جو بعض فرضی روایات کے مطابق پُراسرار طور پر زمین و آسمان کے درمیان لٹک رہا ہے۔ اس اخباری کہانی میں قدرتی طور پر اس اعتقاد کی تضحیک مدنظر تھی۔

امریکہ کے اس مسلمان زائر نے کئی مجالس میں اپنے مذہب کے متعلق "پُرتکلف" "عیش پرستانہ" "عشرت و شہوت انگیز اور آرام طلب" کے الفاظ سنے۔

ایک جلسہ عام میں ایک مقرر نے ازراہ مذاق کہا کہ "اگر پہاڑ محمد کے پاس نہ آسکے گا۔ تو محمد کو پہاڑ کے پاس جانا پڑے گا"۔ غالباً تنے کی کوشش کرنے والے کسی شخص کے ساتھ ایسا وقوع میں آتا ہے۔ حاضرین یہ سن کر تفاخر کی ہنسی ہنسے۔

سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہوئی کہ معزز زائر جہاں کہیں گیا۔ اس کو "محمڈن" (محمدی) کے نام سے پکارا گیا۔ اور اس کے مذہب کو محمڈن ازم کا نام دیا گیا یہ دونوں الفاظ سب سے زیادہ ناپسندیدہ الفاظ ہیں۔ جو کوئی شخص اس طاقتور مذہب کے متعلق استعمال

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

کر سکتا ہے۔

آؤ ہم دیکھیں کہ ایپ استحان اسلام پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لئے بھی اس قدر زیادہ تکلیف دہ کیوں ثابت ہوگا

بانیٔ اسلام (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بانی اسلام جن کو خدا کی طرف سے الہام کی نعمت نصیب ہوئی ۵۷۰ء میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدا ہوتے ہی یتیم تھے۔ اور ہمیشہ غریبوں۔ ضرورت مندوں۔ بیواؤں اور یتیموں اور غلاموں اور مظلوموں کے حامی رہے۔ بیس سال کی عمر تک آپ ایک کامیاب تاجر بن چکے تھے۔ اور جلدی ہی آپ کے سپرد ایک دولتمند بیوہ کے اونٹوں کے تجارتی قافلہ کی نگرانی ہوئی۔ جب آپ کی عمر پچیس سال کو پہنچی تو آپ کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس خاتون نے جس کے ہاں آپ ملازم تھے آپ کے ساتھ شادی کی تجویز پیش کی۔ اگرچہ اس کی عمر پندرہ سال آپ سے بڑی تھی۔ لیکن آپ نے اس سے شادی کر لی۔ اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے ایک مخلص اور فرض شناس خاوند کی طرح بسر اوقات کیا۔

چالیس سال کی عمر تک صحرا کے اس انسان نے اپنے لئے ایک کامیاب اور تسلی بخش زندگی کا آغاز کر لیا تھا۔ اس عمر میں آپ کو ایک محبت کرنے والی بیوی۔ ہونہار اولاد اور علاوہ ازیں دولت میسر آ گئی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق آپ نے کئی عجیب و غریب اور ڈرانے والے نظارے دیکھے۔ اور جبرائیل فرشتہ کے ذریعے آپ پر خدا کا کلام نازل ہوا۔

دوسرے بڑے بڑے انبیاء کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی بے سرو سامانی پر نگاہ کرتے ہوئے پہلے پہل خدا کے کلام کو پہنچانے میں واسطہ بننے کے لئے متامل ہوئے۔ لیکن فرشتہ نے حکم دیا پڑھ۔ جہاں تک ہمیں علم ہے آپ پڑھنا اور لکھنا نہ جانتے تھے۔ لیکن آپ نے جلد ہی ان الہامی الفاظ کو جو دنیا کے ایک بڑے حصہ میں انقلاب برپا کرنے کا موجب ہوئے املاء کرانا شروع کر دیا۔ وہ الفاظ لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نے عرب کے امیر طبقہ کو جن کا مذہب بتوں سے وابستہ تھا بیچ و تاب کر دیا۔ آپ کو مع اپنے چند پیروؤں کے آپ کے وطن مکہ سے نکال دیا گیا۔ اب آپ مجبور ہو گئے کہ ضمیر کی آزادی کے لئے دفاع کے طور پر لڑیں اور لڑائی میں آپ ایک کامیاب فوجی جرنیل ثابت ہوئے۔ اگرچہ آپ کو تھوڑے آدمیوں اور تھوڑے سامان کے ساتھ متواتر لڑائی میں جانا پڑا۔ اور خاص طور پر آپکے وطن کی نسبت بمقابل آپ کے مخالفوں کے

ایک تاریخ کی تھی۔ تاہم آپ نے کئی عظیم الشان فتوحات حاصل کیں۔

بالآخر آنحضرتؐ ریاست کے حاکم اعلےٰ بن گئے آپ کے دشمن بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے بہت عمدہ طور پر حکومت کا استحکام کیا۔ جس حکمت اور دانائی سے آپ نے پیچیدہ معاملات میں فیصلے صادر کئے۔ وہ آج تک اسلام کے مذہبی قانون کی بنیاد ہیں۔ اپنی عمر کے آخری سالوں میں آپ کے سامنے عرض کیا گیا کہ آپ دنیوی ڈکٹیٹر یا روحانی حاکم بن جائیں۔ لیکن آپ نے دونوں تجویزوں کو رد کر دیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ میں ایک اوسط درجہ کا آدمی ہوں ہاں خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ دنیا کو اپنا پیغام دیا ہے۔

اپنی غیر معمولی شخصیت کی قوت سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب اور مشرق وسطی کے تمام علاقہ کے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ نے اس مذہب کی تبلیغ کی جو ایک خدا کے لئے وقف ہے۔ آپ نے عورتوں کو اس غلامی سے جس میں وہ ریگستان کی رسومات کے مطابق جکڑی ہوئی تھیں نکالا۔ اور معاشرتی مساوات کی تعلیم دنیا کو دی۔

خصوصاً قابل طور پر اس فلسفہ کو محسوس کرتے ہیں جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مغربی مصنفین کی طرف سے انسانہ مذہب قائم کرنے کا الزام دیا جاتا ہے۔ حضرت انگیز میں۔ آنحضرتؐ نے عربیوں میں شراب نوشی بالکل بند کر دی یہاں تک کہ آج بھی اچھے مسلمان شراب پینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو سست تھے۔ ان کے لئے روزانہ پانچ وقت باجماعت نماز فرض کی۔ وہ لوگ جو دعوتوں اور ضیافتوں میں اعتدال سے بڑھے ہوئے تھے ان کے لئے آپ نے تمام دن کے سخت روزے سال میں لگاتار ایک مہینہ مقرر کئے۔

مغربی مصنفین نے اسلام پر شہوت انگیز ہونے کا الزام زیادہ تر تعدد ازدواج سے متعلق مسئلہ کی وجہ سے لگایا ہے۔ حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے غیر معین تعداد میں بیویاں کرنے کا رواج لوگوں میں تھا۔ آپ نے اس تعداد کو چار تک محدود کر دیا اور قرآن کریم میں یہ واضح ہدایت ہے کہ وہ لوگ جو دو یا دو سے زیادہ بیویوں میں انصاف نہیں کر سکتے ایک بیوی سے زیادہ نہ کریں۔

ایک غلط فہمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کردہ موعودہ جنت کے متعلق بھی پھیلائی جاتی ہے۔ اس سرزمین میں جہاں آبلہ ڈال دینے والی خشکی اور تپش اور ریت کے طوفان اٹھتے ہیں۔ آپ نے پیشگوئی فرمائی کہ بدکار لوگ دکھ اور اذیت دینے والی جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ اور نیک لوگ ہمیشہ رہنے والی نسیم صبا کی بہشت میں داخل ہوں گے۔ جس میں راحت بخش نہریں اور

حوریں ہوں گی۔

مغربی تخیلات جو اس آخری لفظ سے بے بہرہ ہیں اس کو انگریزی کے ایک بھیانک لفظ سے مشابہ سمجھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت ایک شہوانی بے اعتدالی کا مقام ہے۔ لیکن یہ تخیلات غلط ہیں۔ حور اس خوش شکل۔ سیاہ چشم عورت کو کہتے ہیں۔ جو مشک اور ستارے سے پیدا ہوئی ہو۔ اور حیرتناک طور پر خوبصورت ہونے کے علاوہ ہمیشہ کنواری رہے۔

گزشتہ موسم سرما میں میں ایشیا کے ایک ریگستان کے کنارے اسلام کے ایک بڑے فلسفی کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے کہا کہ "آجکل یہ بہت کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی جنت کو صرف مثالی اور تشبیہی ثابت کیا جائے عقل مند لوگ ہر چیز کی توضیح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو کہتا ہوں کہ میں نے اپنی تمام زندگی اخلاص کے ساتھ اس جھلس دینے والے ریگستان میں خدا تعالےٰ کے لئے گزاری ہے۔ میں نے ہر دنیوی خواہش کو جنت حاصل کرنے کے لئے پس پشت ڈالا ہے۔ اگر میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور وہاں پر ٹھنڈے پانی کی نہریں کھجور کے درخت اور مشک اور ستاروں کی بنی ہوئی خوبصورت اور پاکدامن لڑکیاں اپنی معیت میں نہ پاؤں۔ تو کیا میں اپنے آپ کو فریب خوردہ تصور نہ کروں گا؟"

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام باتوں میں عملی طور پر عملی رجحان رکھنے والے تھے۔ جب آپ کا پیارا بیٹا ابراہیم فوت ہوا۔ عین اس وقت گہن لگا۔ اور خدا کی طرف سے ذاتی طور پر اظہار تعزیت کرنے کی افواہ لوگوں میں گرم ہوئی۔ اس اطلاع کے ملنے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ کہ "گہن مظاہر قدرت میں سے ہے۔ یہ بیہودگی ہے۔ کہ ایسے واقعہ کو کسی انسان کی پیدائش یا وفات کی طرف منسوب کیا جائے۔"

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی وفات کے موقعہ پر آپکی طرف خدائی صفات منسوب کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اس شخص نے جو بعد میں آپ کا خلیفہ بنا اپنی تقریر میں جو مذہبی تاریخ کی بہترین تقریروں میں سے ایک ہے۔ اس مذہبی جنون کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس (حضرت ابوبکرؓ۔ مترجم) نے کہا۔ "اگر تم میں سے کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پجاری تھا۔ تو محمد وفات پا چکے ہیں۔ لیکن اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو۔ تو خدا زندہ ہے۔ اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔"

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بندے تھے۔ ایک معمولی قبر میں مدفون ہوئے جس کا محل وقوع ہمیشہ لوگوں کو معلوم ہے۔ یہ افسانہ کہ آپکا سیسے کا تابوت فضا

میں معلق رہا ہے۔ کئی سو سال بعد یورپ میں مشہور ہوا۔

ان باتوں سے وضاحت ہوتی ہے کہ کیوں دینداروں کے پیرو اپنے آپ کو محمڈن کہلانا پسند نہیں کرتے مصر کے ایک فلسفی نے گزشتہ موسم گرما میں مجھے کہا۔ ایک عیسائی اس بات پر اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کا ایک حصہ ہیں۔ اور یہ عقیدہ اس کے مذہب کا ایک مرکزی نقطہ ہے۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک انسان تھے۔ آپنے شادی کی آپکے ہاں اولاد ہوئی آپ روزی کماتے تھے۔ اور وفات کے بعد دوسرے لوگوں کی طرح زمین میں دفن ہوئے۔ پس ہم میں سے کوئی تعلیم یافتہ آدمی آنحضرت کی عبادت نہیں کر سکتا۔ ہم صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں مسلم یعنی وہ جو خدا کی رضا کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں کے نام سے پکارو۔

کتاب:- قرآن کریم غالباً دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اور زبانی حفظ کرنے کے لحاظ سے تو یقیناً سب کتابوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کی زندگیوں پر جو اس پر ایمان رکھتے ہیں سب سے زیادہ اثر رکھنے والی ہے۔ اس کا حجم انجیل مقدس کے نئے عہد نامے سے کم ہے۔ لیکن یہ بہت اعلیٰ طرز پر لکھی گئی ہے۔ نہ ہی نظم میں ہے اور نہ عام نثر میں۔ ہاں اس کی طرز نگارش میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس کو سننے والے روحانی وجد میں آ جاتے ہیں۔ اس کے اوزان کو نقارے کی اس چوٹ سے مشابہت دی جاتی ہے۔ جو فطرت کی لسانی بازگشت ہو یا ان روحانی گیتوں سے جو ابتدائی سوسائٹی میں عام طور پر گائے جاتے تھے۔

قرآن کریم عربی میں لکھا ہوا ہے اور مخلص مسلمان اصرار کرتے ہیں۔ کہ اس کا ترجمہ کسی اور زبان میں نہ کیا جائے بعض کا خیال ہے کہ ایسی خواہش اسلام کی اشاعت کو محدود کر دیگی۔ لیکن اس کے برعکس اس اصرار کی وجہ سے تمام دنیا میں لوگوں نے بہت کوشش سے عربی زبان کو جو ایک مشکل زبان ہے سیکھا ہے صرف اس غرض سے کہ وہ اپنی مقدس کتاب کو پڑھ سکیں اور اصل زبان میں دعا کر سکیں۔

قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء کے درمیانی سالوں میں مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا آپکے متبعین نے اسکو کاغذ کے ٹکڑوں۔ درختوں کی چھال اور جانوروں کے بازوؤں کی ہڈیوں پر لکھا۔ اس کے ابتدائی الہامات میں اس بات کا پر عظمت یقین دلایا گیا ہے کہ عبادت کے لائق صرف اللہ ہے جو رحمن و رحیم ہے۔ خالق و باری اور مصور ہے۔ اور جو کوئی زمین یا آسمان میں ہے اسکی تسبیح بیان کر رہا ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے

یہ وہ پیغام تھا جس نے بہت سے افراد اور اقوام کی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ آنحضرتؐ کی عمر کے آخری سالوں میں جب اسلام عرب کے وسیع علاقہ میں پھیلنا شروع ہو گیا اور اس کو بہت طاقت و قوت حاصل ہو گئی۔ تو آپ کے الہامات میں حکومت کی تنظیم۔ اسکے قوانین و ضوابط اور دوسری مسائل کا بیان ہو گا۔

ایک عیسائی یا یہودی جب قرآن کریم کو پڑھتا ہے۔ تو اسے آیتیں بہت حد تک مانوس اصولوں سے قریب محسوس کرتا ہے۔ اگر مندرجہ ذیل متفرق آیات جو اسی قسم کی سینکڑوں آیات سے بغیر ترتیب کے منتخب کی گئی ہیں کسی گرجا یا یہودیوں کے عبادت خانہ میں اچانک تلاوت کی جائیں تو مجمع کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہو جائیگا کہ یہ کہاں سے لی گئی ہیں۔

خطبہ جمعہ

تمہاری راتیں اور تمہارے دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں تاکہ تمہیں خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت حاصل ہو!

میرے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کرو تا اللہ تعالیٰ صحیح طور پر تمہارے کام کی نگرانی کرنے کی توفیق دے

تحریکِ جدید کے نئے سال کے وعدے جلد سے جلد لکھواؤ اور کوشش کرو کہ یہ وعدے ڈیوڑھے دوگنے چار گنے بلکہ پانچ گنے ہو جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۵ء - بمقام ربوہ

خطبہ نویس سلطان احمد صاحب پیر کوٹی۔ واقف زندگی

—— یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل ——

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں

واقفین زندگی

کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ وہ آئندہ جماعت کے مبلغ بننے والے ہیں۔ اور دعا کے بغیر کوئی مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں ان کے لئے راہبر بنایا ہے۔ اور راہبری کے لئے ضروری ہے کہ راہبر تندرست ہو۔ اس لئے تم خصوصیت سے میرے لئے دعائیں کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کو کوئی بشارہ ملے۔ تو وہ مجھے بھی اس سے اطلاع دے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ تمہاری دعاؤں سے مجھے صحت ہوگی اور میں تمہارے

کام کی نگرانی

صحیح طور پر کر سکوں گا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ خود تمہاری روحانیت ترقی کرے گی گویا ایک تیر سے دو شکار ہوں گے۔ ایک طرف تمہارا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا جائے گا۔ اور دوسری طرف، تم سے کام لینے کا فرض جس انسان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کی طاقت۔ قوت اور عقل میں ترقی ہوگی۔ اور وہ مناسب طور پر تمہارے کام کی نگرانی کر سکے گا۔

یاد رکھو

جو شخص روحانیت میں ترقی کرتا ہے۔ وہی دنیا کا سردار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ الارض والسماء معک کما ھو معی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶) یعنی زمین اور آسمان اسی طرح تمہارے ساتھ ہیں جس طرح وہ میرے ساتھ ہیں۔ اسی طرح اگر تم دعائیں کرو گے تو تمہیں بھی آسمان اور زمین مل جائیں گے جو کتابیں تم سکول میں پڑھتے ہو۔ ان سے آسمان اور زمین نہیں مل سکتے۔ صرف۔ نحو اور منطق پڑھنے سے تمہیں آسمان اور زمین نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر تم دعائیں کرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکو گے۔ تو تمہیں آسمان اور زمین مل جائیں گے اور اگر ان دعاؤں میں تم مجھے بھی شامل کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ یہ لوگ اب کام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص کام لینے والے کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ خود کام کرنا چاہتا ہے۔ تم دیکھو لو سیٹ مزدوروں کی نگرانی کرتا ہے۔ مزدور چاہتا ہے کہ سیٹ کہیں چلا جائے۔ تا وہ آرام کر سکیں۔ لیکن اگر مزدور خود سیٹ کو آواز دیتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ کام کے لئے تیار ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ وہ کام کرے۔ یاد رکھو

ایک ایک مبلغ کے ذریعہ

سینکڑوں اور ہزاروں لوگ احمدیت میں داخل ہونے چاہئیں۔ لیکن اس وقت کئی مبلغ ایسے ہیں جو نہایت بے حیا ہو کر منہ سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سال میں دو افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر سال میں ایک مبلغ کے ذریعہ دو افراد ہی احمدیت میں داخل ہوں۔ تو کسی ملک میں پھیلنے کے لئے تمہیں پچاس ہزار سال چاہئیں لیکن حالت یہ ہے کہ تمہاری کمریں ابھی سے ٹیڑھی ہوتی جا رہی ہیں۔ ابھی سے جماعت کے کھاتے پیتے لوگ اپنے بچوں کو دنیا کی طرف دھکیلنے لگ گئے ہیں۔ پچاس ہزار سال کے بعد تو تم مُردار کتے کی طرح ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو جو مبلغ سال میں ہزاروں احمدی نہیں بناتا۔ وہ مغضوب علیہ ہے۔ واقف زندگی نہیں اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اور وہ شیطان کا واقف زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ کا واقف زندگی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا واقف زندگی ہوتا تو وہ دو آدمیوں کے آنے پر کیوں خوش ہو جاتا۔ اسے تو چاہئیے تھا کہ ہزاروں ہزار افراد اس کے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں علاوہ اسے معلوم کہ کام کے تم

میرے لئے بھی دعائیں کرو

اور اپنے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ تم دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دماغوں میں اثر پیدا کرے۔ تمہیں بلند حوصلے بخشے۔ تمہیں قوی اور شجاع بنائے تمہیں وہ طریق سکھائے۔ جس کے نتیجہ میں لوگ تمہاری بات مان لیں۔ دیکھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی دعا کی تھی۔ واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی (طٰہٰ ع ۲) اے خدا جو کام تو نے میرے سپرد کیا ہے۔ میں اسے ادا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن تو جانتا ہے۔ کہ میری کوشش سے کچھ نہیں بنے گا۔ اس لئے تو آپ میری زبان کی گرہیں کھول۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں۔ کیونکہ جو لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں گے۔ وہ آہستہ آہستہ میری بات ماننے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ پس یاد رکھو کہ جس مبلغ کے ذریعہ ہزاروں لوگ جماعت میں داخل نہیں ہوتے۔ وہ مغضوب علیہ ہے اور وہ واقف للہ نہیں۔ بلکہ واقف للشیطان ہے۔ پس تم

دعاؤں میں لگ جاؤ

اور ظاہری علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ظاہری علوم بھی بڑے کام کی چیز ہیں۔ لیکن اصل چیز تو تمہاری راتیں اور تمہارے دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں۔ تاکہ جو فقرہ بھی تمہارے منہ سے نکلے۔ وہ اپنے اندر اثر رکھتا ہو۔ اور اس کی وجہ سے ہزاروں لوگ تمہارے پیچھے چلے آئیں۔ اور دین کے فوارے تمہارے منہ سے نکل پڑیں۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی بشارتیں اپنے کانوں سے سنو۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا بشارتیں ملی تھیں۔ آج یہ حالت ہے کہ بیماری کی وجہ سے میرے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ حالانکہ تم اتنی بڑی تعداد میں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی اکیلے تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فرمایا:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اسی طرح اس نے

آپ کو بشارت دی

کہ "میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچا دیا۔ یہ سب کچھ آپ کی انابت اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے ہوا۔ اگر تمہارے اندر بھی اسی قسم کا یقین پیدا ہو جائے اور تم بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ تو اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائید تم میں سے بھی ہر ایک کو حاصل ہوگی۔ اور دنیا بھی تمہیں ملے گی۔ اور دین بھی تمہیں ملے گا۔ دیکھو بعض اوقات کتنے چھوٹے چھوٹے فقرات ہوتے ہیں۔ جو بڑی شان سے پورے ہو جاتے ہیں۔ الفضل کی فائلیں لائبریری میں موجود ہیں۔ تم ان میں دیکھ لو۔

آج سے قریباً پانچ سال قبل

مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ

"سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا۔" اور میں نے کہا تھا کہ

"جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا۔ میرے دل میں ساتھ ہی ساتھ ڈالا جاتا تھا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے۔ اور دونوں طرف سے مراد دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں۔ اور یا دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں۔ جو کہ کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے۔"

(الفضل ۲۹؍مارچ ۱۹۵۱ء)

اب دیکھ لو پانچ سال کے قلیل عرصہ میں ملک میں

دو دفعہ خطرناک طوفان

آ چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سیلاب پر غیر احمدی بھی پکار اٹھے ہیں۔ کہ یہ طوفان نوح کے طوفان کی طرح

تھا۔ یہ کتنا شاندار نشان ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے دکھایا۔ اور الہام کے کتنے واضح الفاظ ہیں کہ "سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا"۔

پھر دیکھو کس طرح پانچ سال میں بعد اتنے بعد دیگرے خطرناک طوفان آئے۔ جن سے سندھ سے لے کر پنجاب تک کے سب علاقے متاثر ہوئے۔ پچھلے پچاس سال میں ایک دفعہ بھی اس قسم کا کوئی طوفان نہیں آیا تھا۔ لیکن اب پانچ سال کے عرصہ میں دو دفعہ خطرناک طوفان آچکے ہیں۔ جو لوگوں کی تباہی کا باعث بنے ہیں۔ مگر یاد رکھو

ہمارا خدا قادر ہے

اگر وہ سندھ سے پنجاب تک اتنے تیرہ نشان دکھا سکتا ہے۔ اس کا قبضہ صرف دریائے سندھ اور پنجاب کے دریاؤں پر ہی نہیں بلکہ دل بھی اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ وہ اگر دریائے سندھ اور پنجاب کے کناروں کو توڑ سکتا ہے۔ تو وہ دلوں کو کیوں نہیں توڑ سکتا۔ وہ بیشک ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ تم دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھکو۔ اور اس بات پر کبھی خوش نہ ہو۔ کہ ایک شخص بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا ہے بلکہ تمہیں خوشی کا احساس اس وقت ہونا چاہیئے۔ جب احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچ جائے۔ میں نے ایک دفعہ جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر احمدی کو

سال میں کم سے کم ایک احمدی

بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس پر مولوی محمد عبداللہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے میں سال میں ایک احمدی نہیں سو احمدی بناؤں گا۔ چنانچہ جب وہ اگلے جلسہ پر آئے۔ تو اس وقت ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ جسے وہ بیعت کرانے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے کہا آپ دفتر سے معلوم کر لیں میں ۹۹ افراد کی بیعت پہلے کرا چکا ہوں۔ اور اب یہ سواں آدمی ہے۔ جسے میں بیعت کرانے کے لئے لایا ہوں۔ میرا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب بیک مولوی کہلاتے تھے۔ لیکن تھے وہ ایک عام زمیندار۔ لیکن انہیں تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اب دیکھو۔ اگر ایک زمیندار سال میں ایک سو آدمی احمدیت میں داخل کرا سکتا ہے۔ تو ایک مبلغ کو تو سال میں سو احمدی بنا کر بھی شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ پس تم ایک یا دو آدمیوں کو احمدی بنا لینے پر خوش نہ ہو

احادیث میں آتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ انا عند ظن عبدی بی (کنز العمال جلد ۱) کہ میرا بندہ جس طرح کا گمان مجھ پر کرتا ہے۔ میں اس کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ اگر تم ایک آدمی پر خوش ہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک آدمی دے گا۔ اور یہ خوش ہو گے تو وہ تمہیں دو دے گا۔ لیکن اگر تم ایک کروڑ پر بھی راضی نہ ہو۔ اور یہ دعا کرو کہ اے خدا۔ میں تو تبھی خوش ہوں گا جب تو مجھے ساری دنیا دے دے۔ تو خدا تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ اس کے مطابق سلوک کرے گا۔ پس اس بات پر فخر نہ کرو کہ تمہارے ذریعہ ایک یا دو آدمی احمدیت میں داخل ہوگئے ہیں۔ بلکہ تم اس وقت تک خوشی محسوس نہ کرو۔ جب تک تم ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں افراد کو احمدیت میں داخل نہ کرو۔ تم دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ

کتنا بڑا نشان ہے

کہ آج سے پانچ سال پہلے اس نے مجھے الہاماً بتایا تھا کہ "سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا"۔ اس نے یہ فقرہ مجھ جیسے کمزور انسان کے منہ سے جو نبی بھی نہیں نکلوایا۔ اور پھر اس نے اس الہام کو اس شان سے پورا کیا۔ کہ دشمن بھی بول اٹھا۔ کہ یہ طوفان نوح کے طوفان کی طرح تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام بہت بڑے نبی تھے۔ لیکن اس نے مجھ جیسے کمزور آدمی کے منہ سے وہی بات نکلوائی اور پھر اسے پورا بھی کر دیا۔ یہ محض اس کی دین ہے ورنہ اپنی ذات میں میں کچھ بھی نہیں۔

پھر تم یہ دعا بھی کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ہمارے ملک کو ایسے عذابوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں اس سے تباہ کرنے کی بجائے ترقی عطا فرمائے۔ کیونکہ جو ذات تباہ کر سکتی ہے۔ وہ اسے بچا بھی سکتی ہے۔

تم دعائیں کرو

کہ اے خدا ہم تیری قدرتوں کو مانتے ہیں۔ اور ان پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن تو عذابوں کے ذریعہ نہیں بلکہ اپنی رحمت کے ذریعہ اپنا چہرہ دکھا۔ بجائے اس کے کہ تو ہمیں گناہ کرنے دے۔ اور پھر بخشے ہمیں یہ بھی طاقت حاصل ہے کہ ہمیں گناہ کرنے ہی نہ دے۔ اور ہمارے ملک پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے کل میں نے

ایک رؤیا دیکھا ہے

جس کو میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس دن ایک عزیزہ کی طرف سے مجھے ایک پیغام آیا تھا جس کی وجہ سے مجھے خیال آتا ہے کہ کہیں اسی وجہ سے مجھے یہ رؤیا نہ ہوا ہو۔ ویسے عام طور پر مجھے کسی خیال کے اثر کے نیچے رؤیا نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ تو میں کسی امر کے متعلق کئی کئی دن تک سوچتا رہتا ہوں اور پھر بھی مجھے کوئی رؤیا دکھائی نہیں دیتا۔ بہرحال اس دن ہماری ایک عزیز عورت ہمارے گھر آئیں اور انہوں نے کہا کہ مجھے فلاں عزیز نے آپ کو یہ پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ حقہ پیا کریں اس سے آپ کو آرام آجائے گا۔ ہم اس پر ہنس پڑے کہ وہ خود حقہ پیتا ہوگا تبھی اسے یہ خیال آیا ہے۔ مجھے شبہ ہے۔ کہ یہ رؤیا اس کے اثر کے نتیجہ میں نہ ہو۔ بہرحال

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ دو سگریٹ میرے ہاتھ میں ہیں۔ بعض غیراحمدی دوست جب ملنے کے لئے آتے ہیں۔ اور وہ سگریٹ پیتے ہیں۔ تو جس طرح وہ سگریٹ کو ہاتھ میں رکھتے ہیں اسی طرح وہ انگلیوں میں آجاتا ہے۔ اسی طرح ان دونوں سگریٹوں میں سے ایک سگریٹ کو میں نے انگلیوں میں لے لیا۔ اور اسے دیا سلائی لگا کر ایک کش لگایا اور اس کی ہوا باہر نکال دی۔ دوسرے سگریٹ کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ کہ میں نے اسے جلایا ہے یا نہیں جلایا۔ خواب میں عام طور پر تمباکو یا حقہ دیکھنا برا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ رؤیا میں میں نے سگریٹ پیا نہیں۔ بلکہ صرف سلگایا ہے۔ اور پھر ایک کش لگا کر اس کی ہوا باہر نکال دی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اگر کوئی فکر والی بات بھی ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دے گا۔ کیونکہ ہوا کا باہر نکال دینا بتاتا ہے۔ کہ غم اور تشویش والی چیز کو میں نے تلف کر دیا ہے۔ پس اگر کوئی فکر والی بات بھی ہے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے اس کو دور فرما دے گا۔

بہرحال دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ

ہمارے ملک کے لوگوں پر رحم فرمائے

اور وہ بارشوں کو رحمت والی بارشیں بنائے۔ بارش رحمت والی بھی ہوتی ہے۔ اور عذاب والی بھی۔ تم دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ بارش کو رحمت والی بارش بنائے۔ اور لوگوں کے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ سب سے زیادہ وہ خود تمہارے دلوں کی گرہوں کو کھولے تاکہ تم ایک ایک ہزار بلکہ ایک ایک لاکھ افراد کو احمدیت کی طرف لاؤ۔ تم صرف ایک احمدی بنا لینے پر خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ اگر تم ایک احمدی بناؤ۔ تو تم استغفار کرو۔ کہ یہ میرے کسی گناہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ مجھے تو سینکڑوں اور ہزاروں افراد کو احمدی بنانا چاہیئے تھا۔ اس کے بعد میں جماعت کو پھر

تحریک جدید کی طرف توجہ دلاتا ہوں

میں نے پچھلے خطبہ میں ایک نئے مشن کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ ابھی تک صرف امریکہ والوں کی طرف سے جواب آیا ہے کہ ہم نئے مشن کے لئے اپنے حصہ کا تین ہزار روپیہ جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بھی کہا ہے۔ کہ ہم اپنے حصہ کا روپیہ ادا کر دیں گی۔ ان دو کے علاوہ اور کسی کی طرف سے مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔ پھر میں نے تحریک جدید کے متعلق کہا تھا۔ کہ اب نئے سال کی تحریک کے لئے کسی لمبے خطبہ کی ضرورت نہیں۔ میں بیماری کی وجہ سے لمبا خطبہ نہیں دے سکتا اس لئے جماعت کے دوست نومبر کے آخر تک کہ جن دنوں میں میں نئے سال کی تحریک کیا کرتا تھا۔ انتظار نہ کریں۔ بلکہ آج سے ہی

اپنے وعدے لکھوانا شروع کر دیں

میرا یہ خطبہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن افسوس کہ دوستوں کو فقط علم نہیں ہوا۔ میں نے اس لئے کہ مناسبت نہ سمجھی۔ (؟) ہزاروں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ تحریک نہیں کی کہ اس سال ہر شخص لازماً ڈیوڑھا چندہ ادا کرے۔ جو شخص ایک روپیہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ میں اسے کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو جماعت کی تحریک سے قرض لے کر سکتا ہو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے پچھلے سال مثلاً ایک سو روپیہ چندہ دیا تھا۔ لیکن وہ اس سال ۸۰ روپے دے سکتا ہے۔ تو بے شک ۸۰ روپے ہی ادا کرے۔ ہم اس پر ایسا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے جس کو وہ برداشت نہ کر سکے۔ لیکن اس کا کوئی نہ کوئی دوست تو ہوگا۔ کوئی نہ کوئی رشتہ دار یا جاننے والا تو ہوگا۔ اور اگر وہ مومن ہے تو اس کا اپنے دوست یا رشتہ دار پر ضرور ایک اثر بھی ہوگا۔ وہ اس دوست یا رشتہ دار کو تحریک جدید میں شامل کرے۔ اگر وہ نو دو سو روپیہ کی بجائے ۸۰ روپے ادا کر سکتا ہو تو ۷۰ روپیہ کا وعدہ اس سے لکھوا دے۔ اس طرح یہ رقم خود بخود ڈیوڑھی ہو جائے گی۔ اگر ساری جماعت اس طرح کرے تو چندہ تحریک پچھلے سال کی نسبت یقیناً ڈیوڑھا ہو سکتا ہے۔ اور اگر جماعت کی تعداد دوگنی ہو جائے۔ تو چندہ تحریک جدید پچھلے سال کی نسبت تگنا ہو جائے گا۔ بہرحال تمام جماعت کے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں پہلے سے زیادہ حصہ لیں۔

اس کے علاوہ میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ

دوسروں کو تبلیغ

کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا اعلان صرف سرکاری ملازمین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے چنانچہ اس بارہ میں گورنمنٹ نے جس قاعدہ کا اعلان کیا ہے اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔ کہ "سرکاری ملازمین کو اس امر کی ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تبلیغ کریں۔ یا فرقہ وارانہ مباحثوں میں حصہ لیں۔ یا اپنے فرقہ کے لوگوں کی رعایت اور جنبہ داری کریں۔ اگر سرکاری ملازمین نے اپنی سرکاری حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان ہدایات کی خلاف ورزی کی یا اپنے ساتھیوں۔ ماتحتوں اور بیرونی لوگوں کے خیالات پر اثر انداز ہوئے۔ تو اس کے نتیجہ میں وہ ملازمت سے برطرف کر دیئے جائیں گے"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ قاعدہ صرف سرکاری ملازمین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ عام لوگوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اور

سرکاری ملازمین کا یہ فرض ہے

کہ وہ اس حکم کی تعمیل کریں۔ آخر دنیا میں ہر گورنمنٹ کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے ملازمین کے لئے قانون بنائے۔ اور جب لوگ اس کی ملازمت اختیار کرتے ہیں۔ تو وہ عملاً

اس کے قوانین کی پابندی کا اقرار کرتے ہیں۔ پس جب حکومت نے سرکاری ملازمین کے متعلق ایک قاعدہ بنا دیا ہے۔ تو تمام سرکاری ملازمین کو چاہیئے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ لیکن اس کا ان لوگوں سے کیا تعلق ہے جو سرکاری ملازمت میں نہیں۔ ان پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ انہیں اپنے فرض کا احساس رکھنا چاہیئے۔ مگر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ تبلیغ بھی اسی وقت مؤثر ہوگی۔ جب تم دعاؤں سے کام لوگے۔ اور اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کروگے پس

اپنے اندر تغیر پیدا کرو

اور مالی اور جانی قربانی کی عادت ڈالو۔ کئی لوگ اس خیال میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ ہم دنیوی ملازمت کریں گے تو آمد زیادہ ہوگی۔ اور اس طرح ہم چندہ بھی زیادہ مقدار میں دے سکیں گے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دین کی خدمت کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ احمدیت کے ایک فدائی خاندان کا ایک نوجوان واقف زندگی تھا۔ اس نے یہ کہہ کر چھٹی لی۔ کہ وہ باہر جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھر دین کی خدمت کے لئے آ جائے گا۔ میں جانتا تھا کہ یہ شخص وقف سے بھاگ رہا ہے۔ لیکن حجت کو گھر تک پہنچانے کے لئے میں نے اسے رخصت دے دی۔

جب میں انگلستان گیا

تو مجھے معلوم ہوا کہ دنیا کمانے کے سوا اس کی اور کوئی غرض ہی نہیں۔ انگلستان کے مبلغ نے مجھ سے شکایت کی کہ وہ چندہ ادا نہیں کرتا۔ جب میں نے اسے ملامت کی۔ تو اس نے کہا۔ پچھلی غلطی معاف کر دیں۔ آئندہ کے لئے میں باقاعدہ چندہ ادا کروں گا۔ اور بقایا کی ادائیگی کے لئے اس نے فوراً ایک چیک لکھ کر دے دیا۔ اب ہمارے مبلغ کا خط آیا ہے۔ کہ جب ہم بنک کے پاس وہ چیک لے کر گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اپنا سارا روپیہ نکلوا کر خرچ کر چکا ہے۔ اب تم دیکھو لو کہ اس شخص کا یہ خیال کس قدر جھوٹا تھا کہ وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد دین کی خدمت کے لئے آ جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ آپ نے یہ کبھی نہیں کہا۔ کہ میں فلاں تعلیم حاصل کر لوں تب میں اسلام کی خدمت کروں گا۔ پھر میں کیسے مان لوں کہ کوئی شخص اپنے اس قول میں سچا ہے۔ کہ پہلے بیرسٹر بن لوں۔ تب دین کی خدمت کروں گا۔ وہ شخص اپنے قول میں یقیناً جھوٹا ہے۔ مگر یاد رکھو یہ چیز بھی

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تعلق

رکھتی ہے۔ اپنے زور سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے گھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب نے شروع سے ہی اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ ایم۔ اے کرنے کے بعد وہ اب تک دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور شروع دن سے ہی انہوں نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ میاں شریف احمد صاحب بھی میرے بھائی ہیں۔ لیکن انہوں نے دین کی خدمت کی طرف کم توجہ کی ہے۔ وہ دین کی خدمت سے بھاگے تو نہیں۔ جو کام انہیں دیا گیا۔ وہ سر انجام دیتے رہے۔ لیکن میاں بشیر احمد صاحب کی طرح انہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف نہیں کی لیکن خدا تعالیٰ کا فضل دیکھو۔ جہاں میاں بشیر احمد صاحب کی اولاد کو دین کی طرف توجہ نہیں۔ وہاں میاں شریف احمد صاحب کی اولاد میں دین کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ

احمدیت کے لئے ایک ننگی تلوار ہیں

ان کے لڑکوں میں سے ایک تو تجارتی کمپنی میں کام کرتا ہے اور باقی لڑکے دوسرا کام کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا علم ہے۔ وہ جس جس جگہ بھی کام کرتے ہیں محبت اور پیار سے دوسروں کو حق پہنچاتے ہیں۔ اور جہاں قانون کی اجازت کے ماتحت وہ مقامی انجمنوں کی امداد کر سکتے ہیں۔ وہاں ان کے ساتھ شامل ہو کر انہیں صحیح طور پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور فتنوں کو دور کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ میاں بشیر احمد صاحب کا صرف ایک بیٹا تبلیغ کی طرف توجہ رکھتا ہے۔ اور وہ منیر احمد ہے بچپن میں تو ہم اسے کمزور خیال کرتے تھے۔ لیکن اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کرنے والا نوجوان ہے۔ پس دین کی خدمت کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے ورنہ نہیں۔ اسی لئے میں نے واقفین زندگی کو تحریک کی ہے۔ کہ وہ رات دن دعاؤں میں لگے رہیں۔ کیونکہ جب تک عمل کی توفیق نہ ملے۔ خالی قول مفید نہیں ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں

کئی واقفین زندگی

وقف سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ ہمیں معاف کر دیں۔ اب ہم دین کی خدمت سے نہیں بھاگیں گے۔ لیکن کچھ دیر خدمت کرنے کے بعد وہ پھر بھاگ جاتے ہیں۔ بے شک توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ اور کوئی شخص کسی کو توبہ کرنے سے نہیں روک سکتا۔ مگر دنیا کی محبت انسان کو بعض دفعہ توبہ کا موقع بھی نہیں دیتی۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی نبی کو گالیاں دیتا ہے۔ لیکن پھر توبہ کر لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے بھی معاف کر دیتا ہے۔ پھر وقف توڑنا کونسا ایسا گناہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ معاف نہیں کر سکتا۔ یقیناً وہ یہ گناہ بھی معاف کر سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گو توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ لیکن جب انسان گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر زنگ لگ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے لئے توبہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے واقفین زندگی سے کہا ہے۔ کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔

اور جماعت سے میں کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے

لکھوائیں۔ کراچی کی جماعت اول تو ایک ایک ماہ تک وعدوں کے متعلق کوئی اطلاع ہی نہیں بھیجتی۔ اور اگر ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی خط آتا ہے۔ تو یہ کہ وہ اگلے سال کا چندہ وصول کر رہے ہیں۔ حالانکہ امام کی اطاعت ہی اصل چیز ہے۔ امام اگر وعدے لکھوانے کے لئے کہتا ہے۔ تو چندہ کی وصولی بھی بے شک کرو۔ لیکن زیادہ زور وعدوں کے لکھوانے پر دو۔ ویسے جماعت کراچی مخلصین کی جماعت ہے۔ جماعت کے امیر چوہدری عبداللہ خاں صاحب کو خدا تعالیٰ نے احمدیت کے لئے اخلاص بخشا ہے۔ اور ان پر مزید فضل یہ کیا ہے۔ کہ انہیں عمدہ نائبین عطا کئے ہیں۔ جب بھی ہمیں جماعت احمدیہ کراچی سے کوئی کام ہوتا ہے انہیں صرف تار یا چٹھی بھیج دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ تار یا چٹھی کے پہنچتے ہی وہ دیوانہ وار اس کام میں لگ جاتے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال پچھلے سال کی طرح غلطی نہیں کریں گے۔ وہ وعدوں کی وصولی بیشک کریں۔ لیکن زیادہ زور پہلے وعدے لکھوانے پر دیں۔

میں

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

ہمیشہ نومبر کے آخر میں کیا کرتا تھا۔ لیکن اس دفعہ میں نے اس کا ابھی سے اعلان کر دیا ہے۔ جماعتیں کوشش کریں۔ کہ نومبر کے آخر تک اکثر دوستوں سے وعدے لکھوا لیں۔ گذشتہ سالوں میں چونکہ یہ طریق رائج رہا ہے۔ کہ وعدے مارچ کے مہینے تک قبول کئے جاتے تھے۔ اس لئے جو کمی رہ جائیگی وہ دسمبر کے مہینہ یا اس کے بعد بھی پوری ہو جائے گی۔ مگر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وعدے ڈیوڑھے ہو جائیں۔ بلکہ چار گنے بلکہ پانچ گنے ہو جائیں۔ اگر ہر سال جماعت بڑھتی چلی جائے تو یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ میں سمجھتا ہوں دوست اگر ایمان اور اخلاص سے وعدے لکھوائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی اس کام میں جماعت کی مدد کریں گے۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ کہ بعض غیر احمدی بھی اسلام کی خدمت کے لئے بڑی بشاشت سے چندہ دیتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی ایمان ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ اسلام کی خدمت کے متعلق کوئی اسکیم سنتے ہیں۔ تو وہ اس میں مدد دینے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ پس دوسرے لوگوں میں بھی اس چندہ کی تحریک کرو۔ اور پھر دعائیں کرو۔ خصوصاً واقفین زندگی دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ تا خدا تعالیٰ انہیں بھی ایمان دے۔ اور باقی لوگوں کا بھی حوصلہ بڑھائے ہر ایک مبلغ یہ عہد کرے۔ کہ وہ سال میں ایک احمدی بنا لینے پر فخر نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کوشش کرے گا کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں افراد احمدیت میں داخل ہوں۔ اگر وہ ایک احمدی بنا لینے پر فخر کرے گا۔ تو وہ بے ایمان ہوگا میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ جب بھی مجھے کوئی ضرورت پیش آئی ہے۔ اس نے اسے غیب سے پورا کیا ہے۔ میں نے کبھی کسی سے مانگا نہیں ہاں اگر کوئی خوشی سے کوئی چیز پیش کرتا ہے۔ تو میں اسے لے لیتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ بچپن میں میں گھر سے باہر نکلا۔ تو ایک دوست نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے بھی اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس نے میرے ہاتھ پر ایک چونی رکھ دی۔ میں نے اس میں بڑی ذلت محسوس کی اور میں نے بڑبڑا کر کہا۔ کہ میں یہ چونی نہیں لیتا۔ اور گھر کی طرف بھاگ گیا۔ گھر جا کر میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا۔ آپ نے مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سنائی۔ کہ ما اعطیت بغیر استشراف نفسك فخذه بارك الله لك۔ یعنی جو کوئی تجھے بغیر سوال کرنے کے کچھ دے تو اسے قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ اور فرمایا۔ یہاں چونی کا سوال نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ وہ لوگوں کو وحی کرے گا۔ کہ وہ میری مدد کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس شخص کو وحی کی تھی اور وہ یہاں آیا تھا۔ اس لئے تم نے اس چونی کے لینے سے کیوں انکار کیا۔ تم کو تو اس چونی کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ پس جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ اور اس سے رات دن دعائیں مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ

دلوں کی کھڑکیاں کھول دیتا ہے

پس تم دعائیں مانگو۔ لوگوں کے دلوں کی کھڑکیاں خود بخود کھل جائیں گی۔ پھر سینکڑوں نہیں لاکھوں اور کروڑوں افراد ہر سال احمدیت میں داخل ہوں گے یوں تو دوسرے لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم افریقہ، امریکہ اور دوسرے تمام ممالک میں غیر مسلموں کو مسلمان بنا رہے ہیں اور انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کر رہے ہیں اس کے بعد جو شخص احمدیت کو سمجھ لیتا ہے وہ ہمارے عقائد بھی اختیار کر لیتا ہے۔ ورنہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسے احمدیت کی تو سمجھ نہیں آئی ہاں اسلام کی سمجھ آ گئی ہے اسے ہم یہی کہتے ہیں کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ پھر احمدیت سمجھ آ جائے تو اسے قبول کر لینا اور اگر سمجھ نہ آئے تو بیشک اسے قبول نہ کرنا ہماری غرض تو صرف یہی ہے کہ

لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں

بعض دفعہ پاکستان اور ہندوستان سے بھی اس قسم کے خطوط آ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں احمدیت کی سمجھ نہیں آئی۔ ہاں اسلام کی سمجھ آ گئی ہے کیا آپ ہمیں اسلام میں داخل کر سکتے ہیں۔ ہم انہیں یہی لکھتے ہیں کہ آپ بڑی خوشی سے اسلام قبول کریں احمدیت کا قبول کرنا ایک ضمنی بات ہے۔ اصل چیز اسلام ہے اگر لاکھوں اور کروڑوں انسان اسلام میں داخل ہو جائیں تو وہی لوگ احمدیت کے بھی دست و بازو ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس تبلیغ کو وسیع کرو اور لاکھوں لاکھ افراد کو

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

(از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

مجالس خدام الاحمدیہ اس امر سے واقف ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے حصول۔ چندہ کی وصولی اور نئے افراد کو اس تحریک میں شامل کرنے کے فرائض ان کے سپرد کر رکھے ہیں۔ چندہ تحریک جدید سے اس وقت تک شاندار کام ہو چکے ہیں۔ مجاہدین مبلغ تیار کر کے ہندو پاکستان کے علاوہ غیر ممالک میں بھجوا کر تبلیغ کا ایک وسیع جال پھیلایا گیا ہے۔ غیر ممالک میں مساجد کا قیام۔ غیر زبانوں میں قرآن مجید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کے تراجم اسی چندہ تحریک جدید کا کرشمہ ہیں۔ یورپ کا مزاج زور سے اسلام کی طرف آ رہا ہے۔ اور اسلام ہی میں ان پیش آمدہ مسائل کا حل سمجھنے لگے ہیں۔ لوہا گرم ہو تو وہی وقت اس کے کوٹنے کا ہوتا ہے۔ ہر فصل کے بونے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نے جتلا دیا کہ یہ فصل بونے کا وقت ہے۔ اور حالات نے بتا دیا کہ لوہا گرم ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ایک کاریگر اور ایک دانشمند کاشتکار کی طرح اس وقت سے استفادہ کریں۔ تا جلد وہ وقت آئے کہ جب مغرب سے نیر صداقت طلوع کرے۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ غیر ممالک اور بالخصوص یورپ و امریکہ کے لوگ زندگی وقف کر رہے ہیں۔ گویا مغرب سے طلوع شمس کے آثار ہویدا ہو چکے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اور بھی مستعدی سے جشن کریں تا رایت اسلام اور علم احمدیت سر بلند ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کا بول بالا ہو۔

سو تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ

(۱) وہ ایک ماہ کے اندر جماعتوں سے وعدے لے کر ارسال کریں۔

(۲) گزشتہ بقایاجات اور نئے سال کے وعدوں کی رقوم کی وصولی کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔

(۳) چندہ تحریک جدید کے مجاہدین کی صف میں جو افراد شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

مجلس مرکزیہ اس امر کی نگرانی کرے گی کہ کس مجلس نے مفوضہ فرائض سرانجام دینے میں کہاں تک سرگرمی دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو با حسن طریق فریضۂ خدمت دین ادا کرنے کی توفیق عطا کرتے رہنا۔

ارشاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

"باقی تمام لوگوں کا دفتر اول کے مجاہدین کے علاوہ یہ فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کے انسان شامل ہو سکتا ہے لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم اب پیچھے نہیں ہٹائے گا گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو حصہ لینا چاہئیے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی بچے اور بوڑھے بھی امیر بھی اور غریب بھی سب لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شامل ہوں۔"

ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے رستہ کھول دیتی ہے

فرمایا: "مجھے یقین ہے۔ کہ اگر آپ تحریک جدید میں حصہ لیں گے تو اول اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلات کو بھی دور فرما دے گا۔ نہیں تو کم سے کم آپ مرنے کے بعد خدا اور اس کے رسول سے شرمندہ نہیں ہوں گے بلکہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر آپ اس دفعہ حصہ لیں گے۔ تو ایک دن ایسا آجائیگا۔ کہ آپ اب سے زیادہ شوق کے ساتھ اور آسانی کے ساتھ زیادہ حصہ بھی لے سکیں گے۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کیلئے رستہ کھول دیتی ہے۔"

تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے

فرمایا: یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے۔ اور متواتر کرتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جاتے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔

جماعت کے مخلصین کی توجہ کے لئے

فرمایا: "آخر وہ احمدی کہلاتا ہے۔ وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے۔ وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔"

خدا تعالیٰ کی محبت

فرمایا: "جب قیامت کے دن سب لوگ خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو انبیاء کے بعد سب سے مقدم وہ شخص ہوگا۔ جس کو دین کی خدمت کا نہ صرف یہ کہ معاوضہ نہ ملا بلکہ اسے جوتیاں پڑیں اسے گالیاں کھانی پڑیں لیکن وہ خدمت دین سے باز نہ آیا ...."

"پس تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے ان نعمت کے دروازے کھولے ہیں جس کے دروازے سینکڑوں سال سے دوسروں پر نہیں کھولے گئے۔"

"یاد رکھو کہ اس وقت اشاعت دین کا کام تم ہی کر رہے ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں کر رہا۔ دنیا میں صرف تم ہی ایک جماعت ہو جو خدا تعالیٰ کے دین کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہو۔ تمہیں شکوہ ہوگا۔ کہ تمہیں وہ لوگ ہو جنہیں خارج از اسلام کہا جاتا ہے۔ تمہیں وہ لوگ ہو جن کے خلاف مولوی اکٹھے ہو کر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ لیکن یہ شکوہ کی بات نہیں اس سے تو تمہارے کام کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔"

یاد رکھو! تحریک جدید ایک تاریخی دور ہے

فرمایا: "اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ایک یادگار زمانہ ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوح سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔"

جماعتی طور پر وعدے سب سے لئے جائیں

فرمایا:-

"جماعتی طور پر یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ قدم آگے بڑھے۔ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض ادا کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ موجودہ تحریک جدید جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہونچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا گیا۔ ہر جماعت کے ہر مرد و عورت۔ جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دگنے تگنے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم اپنے کام کو بہت وسیع کر سکتے ہیں۔"

دعا

فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے تمام مجاہدوں کو خواہ وہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے اور اسلام کی فتوحات کی مضبوط بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھوا دے"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اخبار احمدیہ

۴ر نومبر۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ و خارجہ و مکرم ملک صلاح الدین صاحب بمقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن نابھہ اور پھر مکرم شیخ صاحب گورداسپور گئے۔

۸ر نومبر۔ ڈکیتی کے سلسلہ میں مکرم صلاح الدین صاحب بٹالہ گئے۔

ربوہ۔ ۱۰ر نومبر۔ محترم میاں صدر الدین صاحب ملقہ مسجد فضل پر پرانے صحابی ہیں عرصہ سے بیمار اور کمزور ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سکندر آباد۔ محترم سیٹھ محمد یوسف اللہ دین صاحب سکندر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو ابھی ڈاکٹروں کی طرف سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ احباب اس بزرگ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امرتسر ۱۱ر نومبر۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر میں شمولیت

علاقہ بیٹ کے چھبیس سیلاب زدہ دیہات (میں)
احمدیہ ریلیف کیمپ پھیرو چیچی کی خدمات

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر امور عامہ و خارجہ

جماعت احمدیہ کے ریلیف کیمپ کی امدادی سرگرمیوں کے متعلق اخبار کے گذشتہ پرچہ میں مختصر طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ "خدمتِ خلق" کے وقار کو بلند کرنے اور کیمپ کے والنٹیرز و خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۱۳ نومبر کو خود کیمپ میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں تین یوم تک ٹھہر کر امدادی کام میں برابر شریک رہے آپ خود مریضوں اور ضرورت مندوں کا حال دریافت کر کے ان کی امداد فرماتے۔ اور مریضوں کے گھنے آنکھ، کان میں دوائی ڈالتے اور مرہم پٹی کرنے کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس جذبہ سے نہ صرف ہمارے دوستوں میں ہی "خدمت خلق" کا جذبہ بیدار ہوا۔ بلکہ سیلاب زدہ افراد پر بھی اس کا عمدہ اثر ہوا۔

سینکڑوں مریضوں کا شفا پانا

ہمارے کیمپ کے درکرز کی چند روز ہمدردانہ توجہ اور مخلصانہ خدمت کے کام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مریض شفایاب ہونے شروع ہو گئے جن دیہات میں جس روز امدادی پارٹی کا پروگرام ہوتا وہاں سے بیسیوں مریض اور ضرورت مند لوگ خود صبح و شام ہمارے کیمپ میں بغرض علاج و حصول امداد پہونچ جاتے۔ جہاں پر مریضوں کا علاج اور ضرورت مندوں کی امداد راشن اور کپڑے کی صورت میں کی جاتی۔

درویشوں کا قادیان سے پیدل جانا

گذشتہ ہفتہ میں ہمارے کیمپ میں خدمت اور حصول ثواب کی غرض سے ہمارے درویش بھائی اخوی راحمہ صاحب اشرف قادیان سے پیدل چل کر وہاں پہنچے۔ اس طرح بھائی خدا بخش صاحب قابل تقسیم پارچات اور راشن کے ساتھ پیدل وہاں گئے۔ اور ہمارے بزرگ دوست ڈاکٹر عطرالدین صاحب اسسٹنٹ ڈرگزی سرجن خدمتِ خلق کے جذبہ سے مویشیوں کے علاج کا سامان اور ادویات لے کر پھیرو چیچی کے کیمپ میں پیدل تشریف لے گئے۔ اور آپ وہاں پر بہت سے دیہات میں مویشیوں کا علاج بڑی محنت اور توجہ سے کرتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح گذشتہ ہفتہ موضع راجپورہ کے لوگوں کے مطالبہ پر ہلوں اور دیگر آلات زراعت کی مرمت کے لئے قادیان سے مستری منظور احمد صاحب کو دوبارہ کیمپ میں بلایا گیا۔ اور انہوں نے اس گاؤں والوں کے آلاتِ زراعت کی مرمت کا کام سرانجام دیا۔

ریلیف کے کام میں وسعت پیدا کرنا

ملک بشیر احمد صاحب ناصر انچارج کیمپ پھیرو چیچی کی رفاقت میں ہمارے کیمپ کے دوست روز بروز اپنے حلقہ کار کو وسیع کرتے گئے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دیہات میں زیادہ سے زیادہ مریضوں کو طبی اور ضرورتمندوں کو دوسری امداد پہنچانے کا کام سرانجام دے سکیں۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ نومبر تک مندرجہ ذیل ۲۶ چھبیس سیلاب زدہ دیہات میں پہنچ کر ریلیف کا کام انجام دیا جا چکا ہے۔

۱۔ نانو وال خورد ۲۔ باگڑیاں ۳۔ کالماں ۴۔ برکتاں ۱ ۵۔ نو نانکل ۶۔ برکتاں ۲ ۷۔ بھینی میاں خان ۸۔ کوٹ خان محمد ۹۔ ڈکھڑ ۱۰۔ پوچنے ۱۱۔ ککڑ کی پورہ ۱۲۔ چھچھرے ۱۳۔ راجو بیلہ ۱۴۔ بھلونڈہ ۱۵۔ حجنڈے لوبان ۱۶۔ سلوہ پورہ ۱۷۔ گورسیاں ۱۸۔ کوٹلی ۱۹۔ لکھن پورہ ۲۰۔ نے نروال ۲۱۔ پھیرو چیچی ۲۲۔ راجپورہ ۲۳۔ بھینی کھنڈہ ۲۴۔ پسوال بھینی ۲۵۔ مولا وال ۲۶۔ گھوڑے واہ

ان دیہات میں اکثر گاؤں ایسے ہیں جہاں ابھی تک صرف ہمارے کیمپ کی امداد پہنچی ہے یا سب سے پہلے ہماری ریلیف پارٹی کی امداد ان دیہات میں پہونچی تھی۔

جہاں تک طبی امداد کا تعلق ہے۔ اس امر کا اظہار کرنا بھی خلاف حقیقت ہے کہ ہمارا ریلیف کیمپ صرف چند معروف دوائیں مریضوں میں تقسیم کر دینے پر ہی اکتفا نہیں کرتا ہے۔ بلکہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر جو باقاعدہ سند یافتہ اور تجربہ کار ڈسپنسر ہیں۔ ہر مریض کو اچھی طرح سے دیکھ کر اور مرض کی تشخیص کر کے ضرورت کی پوری ادویات تقسیم کرتے ہیں۔ اور حسب ضرورت دوائی دینے یا علاج کے لئے ٹیکے لگانے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ گویا کہ ہماری یہ طبی امدادی پارٹی ایک چلتا پھرتا شفا خانہ معلوم ہوتا ہے۔

مریضوں کی تعداد

ہمارے ریلیف کیمپ کے زیر علاج مریضوں کی روزانہ کم و بیش اوسط تک تعداد ہوتی ہے۔ ہماری اس ریلیف پارٹی کے کام کے علاوہ گذشتہ ہفتہ سے چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج شفا خانہ احمدیہ اپنے شفا خانہ میں نصف وقت ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ اور ۲ بجے سے شام ۶ بجے تک چار پانچ گھنٹے قادیان کے نواحی دیہات میں روزانہ جا کر مریضوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ یہ دیہات سیلاب سے نسبتاً کم متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے زیر علاج مریضوں کی تعداد ابتداء میں پچاس کے قریب تھی۔ مگر اب تعداد بڑھ کر روزانہ سو مریضوں تک پہونچ گئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو علاقہ بیٹ اور قادیان کے نواحی دیہات میں ہزارہا مریضوں کو مکمل طبی امداد پہونچانے کی توفیق میسر آئی ہے۔

ریلیف کے کام میں احباب جماعت کا تعاون

سیلاب زدگان کی ریلیف کے اس ہنگامی کام میں جماعت قادیان کے ہر مرد و زن نے اپنی توفیق اور استطاعت کے مطابق حصہ لے کر بنی نوع انسان کی حقیقی ہمدردی اور خدمتِ خلق کا ثبوت دیا ہے میرے علم میں بعض ایسے غریب درویش بھی ہیں جو بے سر و سامانی کی حالت میں خود مدد کے محتاج ہیں۔ لیکن جب جمعہ کے روز مورخہ ۴ نومبر کو امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ میں سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک فرمائی۔ تو ان غریب درویشوں تک نے انتہائی اخلاص اور قربانی کا ثبوت دیا۔ بعض دوستوں نے رقم قرض لے کر پارچات ادھار لے کر نئے کپڑے تیار کرا کے تقسیم کرنے کے لئے پیش کئے۔ بہت سے ایسے درویشوں نے جن کے پاس گنتی کے چند جوڑے تھے اپنے اوپر تنگی وارد کرتے ہوئے اکثر کپڑے سیلاب زدہ علاقوں میں دیہاتی بھائیوں اور بہنوں میں تقسیم کرنے کے لئے پیش کر دیئے۔ چنانچہ مستورات انصار اور خدام کی طرف سے قریباً پانچ سو کپڑے اکٹھے کر کے دیئے گئے۔ اور بہت سے لوگوں نے اپنے گھروں سے گندم، آٹا، چاول، دالیں، نمک اور مسالہ جات کی بھی ایک مقدار مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دی۔ اللہ تعالیٰ جملہ قربانی کرنے والے دوستوں کو اس کی جزائے خیر دے۔ کچھ پارچات وغیرہ تو گذشتہ ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی موجودگی میں بیٹ کے علاقہ میں تقسیم کئے گئے۔ اور مورخہ ۱۵ نومبر کو خاکسار جبکہ دوسری بار سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کے کام کا جائزہ لینے اور کیمپ کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر خدمتِ خلق کا کام کرنے کے لئے پھیرو چیچی گیا۔ تو ایک خچر اور کچھ سائیکلوں پر قریباً چار سو کپڑے اور کچھ راشن کی چیزیں بھی کیمپ میں لے جائی گئیں۔ یہ چیزیں موضع بھینی میاں خان جنڈو، پھیرو چیچی، کوٹ خان محمد، نانو وال، راجپورہ اور بھینی کھنڈہ کے ضرورت مندوں میں تقسیم کی گئیں۔ چونکہ ہم محسوس کرتے تھے کہ ضرورت کے مقابل پر یہ اشیاء کم ہیں۔ اور ہم کو ذاتی طور پر یہ بھی واقفیت نہیں تھی کہ زیادہ مستحق کون ہے۔ اس لئے تقسیم کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا۔ کہ گاؤں کے سرپنچ یا پنچایت کے کسی ممبر کو یہ سامان دے کر ان کے ذریعہ سے اپنی موجودگی میں مصیبت زدگان کے درمیان تقسیم کرایا گیا۔

جماعت احمدیہ کے ریلیف کے کام کا غیر معتدا

مجھے مورخہ ۹ اور ۱۰ نومبر کو کئی دیہات کی عام کے علاوہ ان کے سرپنچوں، پنچایت کے ممبروں اور ضلع کے بعض افسران سے ملنے کا بھی اتفاق ہوا۔ اور یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ سب نے متفقہ طور پر ہمارے امدادی کیمپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ریلیف کے کام پر خوشنودی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ مثال کے طور پر علاقہ کے نائب تحصیلدار سردار بشن سنگھ صاحب کا تحریری بیان اس پرچہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

علاقہ مجسٹریٹ اور تحصیلدار صاحب سے ملاقات

مورخہ ۱۰ نومبر کی درمیانی رات کو جبکہ ہماری امدادی پارٹی موضع بھینی میاں خان سے اپنے کیمپ پھیرو چیچی کی طرف واپس آ رہی تھی۔ تو راستہ میں ہماری ملاقات جناب ساہنی صاحب علاقہ مجسٹریٹ اور ایک نائب تحصیلدار جناب پیارے لال سے ہوئی۔ انہوں نے بھی ہمارے کیمپ کے کام پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ گذشتہ ہفتہ میں مختلف موقعوں پر خاکسار کو بٹالہ میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب، گورداسپور میں جنرل اسسٹنٹ ڈی۔ سی صاحب جناب ہیلتھ آفیسر صاحب اور ضلع کے سول سرجن کی ملاقات کا موقعہ ملا۔ ان سب افسران نے ہمارے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کی تعریف فرمائی۔

افسران کے تعاون کا شکریہ

میں جماعت کی طرف سے ان سب افسران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جن کی مہربانی اور تعاون سے ہمیں کیمپ کے طبی کام کو تیز کرنے کے لئے عام استعمال کی بعض ادویات بھی سرکاری سٹور سے مل گئیں۔ نیز اس عرصہ میں ہمیں ضلع کانگریس کے صدر پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے اور جناب پنڈت موہن لال صاحب ایم ایل۔ سی سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ انہوں نے بھی جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں کی تعریف فرمائی۔ اور اس کام میں ہمیں مفید مشورے دیکر راہنمائی فرمائی۔

قادیان کے دوسرے دوستوں کی طرف سے ریلیف کا کام

ہمیں اس بات کے علم سے بھی خوشی ہوئی ہے کہ مورخہ ۸ نومبر کو قادیان کے غیر مسلم دوستوں کا بھی ایک گروپ دوسری بار جناب ڈاکٹر سید ارشاد صاحب صدر میونسپل کمیٹی کی سرکردگی میں امدادی اشیاء لے کر موضع راجپورہ اور بھیرو چیچی میں پہنچا ہے۔

ایک ضروری گذارش

آخر پر مجھے صرف اس قدر عرض کرنی ہے کہ سیلاب کے مصیبت زدہ افراد کو حکومت اور پرائیویٹ اداروں اور دوستوں کی امداد کی ابھی کافی ضرورت ہے۔ ان بے سروسامانی اور پریشانی میں مبتلا دیہاتیوں کی مدد کرنا اور ان کی ہر ممکن امداد کرنا انسانی ہمدردی کا تقاضا اور انسانیت کے فرائض کا ایک اہم جزو ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں صوبہ اور ضلع کے افسران ریلیف کے کام کو زیادہ وسیع اور تیز کریں۔ وہاں وہ افراد جن کو اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت سے بچا لیا ہے یا جن کو نسبتاً کم نقصان پہنچا ہے۔ وہ خود کچھ تکلیف اور تنگی اٹھا کر بھی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کے لئے اپنے سینوں کو کشادہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کو جذب کرنے کی سعی کریں۔

احمدیہ ریلیف کیمپ بھیرو چیچی کی امدادی خدمات کا اعتراف

از سردار بشن سنگھ صاحب نائب تحصیلدار علاقہ

سیلاب زدگان کی ریلیف کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ جو اہم پارٹ ادا کر رہی ہے اس سے متاثر ہو کر علاقہ بیٹ میں سروے کرتے وقت سردار بشن سنگھ صاحب نائب تحصیلدار علاقہ نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

"میں علاقہ بیٹ کے سیلاب زدہ مختلف دیہاتوں میں مورخہ ۲۶/۱۰/۵۵ سے تقسیم گرانٹ کی غرض سے آرہا ہوں۔ اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کے ممبر کئی دنوں سے ان دیہاتوں میں طبی اور دیگر امداد کا کام بڑی سرگرمی اور شوق سے کر رہے ہیں۔ جماعت کی طرف سے موضع بھیرو چیچی میں ایک ریلیف کیمپ بھی کھلا ہے۔ جہاں بیماروں اور مصیبت زدگان کی ہر طرح سے امداد کی جاتی ہے۔ احمدی نوجوانوں کی امدادی پارٹیاں ادویات۔ پرہیزی راشن اور کپڑے وغیرہ لے کر خود مختلف سیلاب زدہ دیہاتوں میں امداد کر رہی ہیں۔ مجھے اس بات کے اظہار سے خوشی ہے کہ یہ پبلک سیوا کا کام قادیان کے احمدی دوست پوری ہمدردی اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں اس سے علاقہ بیٹ کی مصیبت زدہ جنتا کو بہت آرام پہنچا ہے۔"

بسلسلہ واقعہ ڈکیتی

کانگرس کے نام پردیش کانگرس کی چٹھی

شری روپ چند صاحب مستقل سیکرٹری نے ورکنگ امرتسر سے ۲ نومبر کو ذیل کی چٹھی جناب صدر صاحب گورداسپور ضلع کانگرس کے نام ارسال کی ہے جس کی نقل اشاعت کے لئے ہمیں موصول ہوئی ہے:-

پیارے دوست

بٹالہ منڈل کانگرس کے ایک ہنگامی اجلاس میں پاس کردہ ریزولیوشن مورخہ ۲۹/۹/۵۵ جس میں شری صلاح الدین صاحب ملک واشی پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی اور ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان پر دلیرانہ ڈکیتی کی واردات ہونے پر فکر کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہماری گذارش ہے کہ حکام ضلع سے اس شکایت کے بارہ میں رجوع کیا جائے۔ اور اس امر پر نگاہ رکھیں کہ اسباب میں (حکام کی طرف سے) مؤثر قدم اٹھایا جائے۔ (ترجمہ)

(۱) قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۔ (۲) وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۔ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ۔ (۳) قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا۔ قَالَ كَذٰلِكِ۔ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا۔

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائمی مرکز قادیان

میں

جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں (۶۴واں)

جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر متلاشیانِ حق کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کا قادیان (مشرقی پنجاب) کا چونسٹھواں سالانہ اجتماع جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں مجدد دوران مصلح زمان مسیح موعود و مہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی تھی۔ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مذہبی علمی اور روحانی مضامین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ہندوستان و پاکستان کے مشہور علماء تقاریر فرمائیں گے۔

تمام احباب جماعت ہائے ہندوستان سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں خود بھی شمولیت اختیار فرمائیں اور دوسرے دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی تحریک کر کے ساتھ لائیں۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت۔ روح پرور تقاریر اور اجتماعی دعاؤں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور روحانی پیاس کو بجھائیں۔ موجودہ گمراہی ضلالت اور مادیت کے زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کو مشاہدہ کرنے اور ان کا تذکرہ سننے کا زریں موقعہ ہے۔

علاوہ ازیں سب انصاف پسند متلاشیانِ حق کو بھی اس موقعہ پر قادیان آنے اور جلسہ میں شریک ہونے کی عام دعوت دی جاتی ہے۔

نوٹ ۱:- قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور لباس کا انتظام احباب خود کر کے آئیں۔

۲:- جلسہ کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

۳:- اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا اور ان کا علیحدہ جلسہ بھی ہوگا۔ اس کا پروگرام بھی مذکورہ پروگرام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اموال بڑھانے کا ذریعہ ہے

اگر آپ اپنے مال میں ترقی چاہتے ہیں تو اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ ایسا تیر بہدف نسخہ ہے۔ جو تیرہ سو سال سے کبھی خطا نہیں ہوا۔ پس اس آزمودہ پر عمل کرنا دین اور دنیا میں فلاح پانے کا حقیقی ذریعہ ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مسعود احمد
15-11-55